Al-Abṣār (Research Journal of Fiqh & Islamic Studies)
**ISSN:** 2958-9150 (Print) 2958-9169 (Online)
**Published by**: Department of Fiqh and Shariah, The Islamia University of Bahawalpur.
Volume 01, Issue 02, July-December 2022, PP: 47-62
**DOI:** https://doi.org/10.52461/al-abr.v1i2.1489
**Open Access at**: https://journals.iub.edu.pk/index.php/al-absar/about

# شرک کی فقہی تعبیرات

# *Jurisprudential Interpretations of Shirk*

***Syed Muhammad Mubeen Shah***
*Ph.D islamic studies Gomel Universty D.I.Khan KPK*

## Abstract

*Knowledge is either acquired or gifted by ALLAH. The latter refers to the knowledge bestowed upon the Messenger of ALLAH. The Final Prophet of ALLAH is the fountainhead of all knowledge in the universe. The knowledge man has acquired so far has been declared by ALLAH as little. But the Holy Prophet is the city of knowledge. Yet he is humble and his life history leaves for us a striking lesson of humility and modesty. We, therefore, can acquire maximum learning from the Prophetic source of knowledge which is his life conduct, the Seerah and the Divine Revelation, the Quran.*

## Keywords

*Shirk, jurisprudential interpretations, Islamic teachings.*

All Rights Reserved © 2022 This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

## 1 موضوع کا تعارف و دائرہ کار

اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا فرمایا، اِس کی تمام ضروریات (جسمانی و روحانی) کا سامان پیدا فرما کر اس کو اختیار عطا فرمایا۔ انبیاء علیھم السلام، مقدس کتب و صحائف اور عقل عطا فرما کر اِس کو صراطِ مستقیم پر چلنے اور استقامت کا سامان مہیا فرمایا۔ "إن الشرك لظلم عظيم "[1] (بے شک شرک بڑا ظلم ہے) کا اعلان فرما کر" إنّ الله لا يغفرُ أن يشْرك به و يغفرُ ما دون ذالك ما يشاءُ"[2] (بے شک اللہ اُسے نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کفر کیا جائے اور کفر سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرما دیتا ہے) کے قول سے ڈرا کر، ملائکہ کے استفسار "قالوا أ تجعل فيها من يُفسد فيها و يسفكُ الدماء"[3] (بولے کیا ایسے کو نائب کرے گا جو اس میں فساد پھیلائے اور خونریزیاں کرے)، کے عملی جواب "قال إنّي أعلم ما لا تعلمون "[4] (فرمایا مجھے معلوم ہے جو تم نہیں جانتے) کی بنیاد رکھی۔ شرک جیسے اکبر، اشدّ اور نا قابل معافی گناہ کا ذکر کرتے ہوئے، قرآن کریم میں "من دون اللہ" اور "من دونه" جیسے الفاظ کا ذکر فرمایا، تا کہ شرک اور غیر شرک گناہوں میں ایک واضح اور امتیازی فرق قائم رکھا جائے۔

## 2 من دون الله و من دونه کا خطاب

ارحم الرحمین ربّ عزوجل نے قرآنِ کریم میں "من دون الله" کے الفاظ کے ساتھ، 86 مکی سورتوں میں سے 24 سورتوں کی 54 آیات کے تحت اور مدنی 28 سورتوں میں سے 07 سورتوں کی 16 آیات کے تحت، 70 مرتبہ خطاب فرمایا۔ اسی طرح ربُّ العالمین نے "من دونه " کے ساتھ 86 مکی سورتوں میں سے 23 سورتوں کی 36 آیات اور مدنی 28 سورتوں میں سے 01 ایک سورت کے تحت، 37 مرتبہ کلام فرمایا۔ اس طرح مکی، مدنی سورتوں میں کُل 107 مرتبہ کلام فرمایا۔ ان سارے خطابات میں، دو جگہ سورۃ الانعام کی آیت 70 اور سورۃ الجن کی آیت 22 میں، ربُّ العالمین نے رحمت للعالمین ﷺ کو دل موہ لینی والی نصیحتوں کے ساتھ ذکر کیا اور سورۃ الکہف کی آیت 14 کے تحت اصحاب کہف کا ذکر کیا اس کے علاوہ ہر جگہ غیر مسلم ہی قرآنی آیات کا موضوع و مقصود ہیں۔

### 2.1 من دون اللہ کا معنی و مفہوم

"من دون الله" کوئی مخصوص قرآنی اصطلاح نہیں، عام بول چال میں اہل عرب کسی کی حقارت اور گھٹیا پن کے بارے میں یوں اظہار کرتے ہیں: "صار دونا خسيساً "[5] (کہ فلاں شخص گھٹیا اور کمینہ ہو گیا)۔ المفردات میں مذکور ہے: "يقالُ للقاصر الشيئ دون "[6] (جو شخص اپنی کمزوری کے باعث کوئی کام کرنے سے عاجز و قاصر ہو)۔ اللہ تعالیٰ کا ارشادِ پاک ہے: "و يغفرُ ما دون ذالك لمن يشاءُ"[7] (اور اس سے کم تر جس کے لیے چاہتا ہے بخشش دیتا ہے)۔ ان تمام جملوں میں گھٹیا پن، پستی اور حقارت کا مفہوم پوشیدہ ہے۔

روزمرہ گفتگو میں "من دون الله" کا استعمال "غیر اللہ" کے معنی میں ہوتا ہے قرآن مجید میں اکثر و بیشتر "من دون

اللہ "یا"من دونہ "کے الفاظ کفار و مشرکین کے شرک کی نفی اور ابطالِ باطل کے پسِ منظر میں ان کے معبودِ باطلہ کے لیے استعمال ہوئے ہیں جس سے نہ صرف ان کا غیر خدا ہونا ثابت ہوتا ہے بلکہ ان کی اصل حیثیت یعنی بے مائیگی بھی متعین ہوتی ہے ۔گویا"من دون اللہ "کے الفاظ سے کفار و مشرکین کے مشرکانہ معتقدات اور توہمات کا قلع قمع کرنا اور ان کو یہ باور کرانا مقصود ہے کہ ان کے جھوٹے معبود اس قدر بے حیثیت ہیں کہ وہ کسی قسم کے نفع و نقصان کا باعث نہیں ہو سکتے۔

## 2.2 من دون اللہ سے مراد

قرآن کریم میں جہاں کہیں بھی "من دون اللہ" یا اس کے مماثل الفاظ کا ذکر ہوا ہے وہاں اس سے مقصد کفار و مشرکین کے باطل عقئد و نظریات کا رد اور معبودانِ باطلہ کی بے وقعتی کا اظہار ہے۔بنیادی طور پر باطل عقائد و نظریات، معبدانِ باطلہ، اللہ تعالیٰ کے سوا ہر ایک سے اُلوہیت کی نفی، معبودانِ باطلہ کی بے وقعتی، کفار و مشرکین سے خطاب اور معبودانِ باطلہ کے ولی اور شفیع ہونے کا انکار مقصود ہے۔انبیاء، اولیاء ہر گز "من دون اللہ "مصداق نہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے مقبول بندوں کے معاندین کو اپنا ماسویٰ اور ان کے غیر کو اپنا غیر تصور کرتا ہے ان کے دوست کو اپنا دوست اور ان کے دشمن کو اپنا دشمن قرار دیتا ہے۔اپنے حبیب ﷺ کی بارگاہ کے آداب بیان کرتے ہوئے وہ حضور ﷺ سے کسی عمل میں سبقت لے جانے کو اپنی ذات سے پہل، مومنین کی راہ کی پیروی کو اپنی راہِ ہدایت، حضور ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کو اپنی بیعت، حضور ﷺ کی اطاعت کو اپنی اطاعت اور ان کی نافرمانی کو اپنی نافرمانی قرار دیتا ہے۔رسول اللہ ﷺ کے قول کو اپنا قول اور ان کے عمل اپنا عمل قرار دیتا ہے۔

لہذا"من دون اللہ "جیسے الفاظ اللہ تعالیٰ سے جس غیریت کا مفہوم لیے ہوتے ہیں وہ لغوی، کلامی اور لفظی نہیں بلکہ حکمی، مرادی اور معنوی اعتبار سے ہیں۔یعنی خدا کے غیر سے مراد وہی ہے جو پیمانہ محبت کے اعتبار سے غیر ہو اور بے نسبتی و بے تعلقی کے لحاظ سے پرایا ہو اس لئے انبیاء و صالحین کو نگاہِ ربوبیت میں جو اپنائیت حاصل ہے اگر کوئی اسے نظر انداز کرتے ہوئے ان پر بھی"من دون اللہ"کا اطلاق کرے تو وہ قرآنی آیات کے ساتھ صریح مذاق کرتا ہے۔جس طرح خوارج8 کا وطیرہ تھا جو اصل مدعائے قرآن کو سمجھے بغیر الفاظ کے ظاہری عموم کی بناء پر قرآنی حکم کا ہر جگہ اطلاق کرتے تھے۔اِن کے بارے میں منقول ہے:

"كان ابنُ عمر يراهم شرار خلق الله و قال: أنهم أنطلقوا إلي اياتا نزلت في الكفار فجعلوها علي المومنين"9

(ابن عمر انہیں بدترین مخلوق سمجھتے تھے اور فرماتے تھے: یہ وہ لوگ ہیں جو کفار کے حق میں نازل ہونے والی آیات کا اطلاق اہل ایمان پر کرتے ہیں) آج بھی اوثانِ اور اصنام والی آیات قرآنیہ کو مقبولانِ الٰہی اور اُن کے محبین اور اُن کا احترام بجالانے والوں پر چسپاں کرنا قابل مذمت ہونا چاہیے۔

### 2.3 من دون اللہ کا درست اطلاق

من دون اللہ کا لغوی معنی ہے "اللہ کے سوا" مگر ہر جگہ سیاق وسباق کے حوالے سے اس کے دائرہِ اطلاق اور مراد کو متعین کیا جانا ضروری ہے۔ جب ہم توحید وشرک کے باب میں غیر کی بات کرتے ہیں تو اس سے مراد لغوی معنی میں غیر ہو گا، اس میں ذاتِ باری تعالیٰ، اس کی صفات وافعال اور اسماء کے علاوہ باقی ہر چیز مخلوق ہے اور وہی ماسوا اللہ کہلاتی ہے ارشادِ باری عزوجل ہے:"و لا تسُبّوا اللذين يدعُون من دون الله فسبّوا الله عدوًا بغير علمٍ"10(تم ان کو گالی مت دو جنہیں یہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں پھر وہ لوگ جہالت کے باعث ظلم کرتے ہوئے اللہ کی شان میں دشنام طرازی کرنے لگیں گے)دوسری جگہ ارشاد فرمایا:"و الذين من دون الله لا يستطيعون نصركم ولا أنفسهم ينصرون"11(اور جن کو تم اس کے سوا پوجتے ہو وہ تمہاری مدد کرنے پر کوئی قدرت نہیں رکھتے اور نہ ہی اپنے آپ کی مدد کر سکتے ہیں)اللہ نے کفار ومشرکین اور ان کے معبودانِ باطلہ کی مذمت کی ہے۔ ان آیات کے الفاظ "من دون الله" میں انبیاء، اولیاء اور ملائکہ ومقربین قطعاً اور یقیناً شامل نہیں ہیں۔

## 3 سابقہ اقوام کے اسبابِ شرک اور نتائج

### 3.1 تقرب الی اللہ

قرآن مجید کی وہ آیات جو اللہ تبارک وتعالیٰ کو چھوڑ کر بتوں کی عبادت کرنے، ان کو خدا بنانے اور ان کو دعوائے ربوبیت میں خُدا کا شریک بنانے کے واضح اقرار کا اعلان کرتی ہیں۔ ان میں فقط عبادت کا ذکر کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کسی کو واسطہ بنانے یا کسی کا وہ ادب واحترام اور تعظیم جو درجہ عبادت میں نہ ہو، اس حکم میں شامل نہیں۔ کفار ومشرکین یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ ہم ان بُتوں کی عبادت کر کے ان کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قرب کا ذریعہ بناتے ہیں۔ ان کا یہ عقیدہ کفر وشرک اس اعتبار سے ہے کہ وہ مشرکین ان بتوں کی باقاعدہ عبادت کرتے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ بُت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قرب کا ذریعہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں اُن کے قول کو ذکر فرماتا ہے:"ما نعبدُ هم إلا ليُقربونا إلي الله زُلفي"12(ہم ان بُتوں کی پرستش صرف اس لیے کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اللہ کا مقرب بنا دیں)۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اس عقیدہِ تقرب کی واضح تکذیب کی ہے کیونکہ وہ مشرکین اپنے اس قول میں صادق ہوتے تو اللہ تعالیٰ ان کے نزدیک ان بُتوں سے زیادہ قابلِ تعظیم ہوتا اور وہ لوگ غیر اللہ کی عبادت نہ کرتے۔ قوم نوح، عاد اور ثمود اسی سبب کی وجہ سے شرک میں مبتلا ہوئیں۔

### 3.2 زمانہ فترت

وہ زمانہ کہلاتا ہے جس میں عوام الناس کی ہدایت کے لیے کوئی نبی مبعوث نہیں ہوتا۔ یہ اسباب شرک میں سب سے بڑا

سبب ہے کیونکہ وحدانیت کا سب سے بڑا علمبردار اور پرچار نبی کی ذاتِ مبارکہ ہی ہوتی ہے سوائے چند ایک نفوس کے جو سابقہ شریعت کو اپنے آباؤ اجداد "قَالُوا نَعْبُدُ إِلَهَكَ وَإِلَهَ آبَائِكَ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ إِلَهًا وَاحِدًا وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ" 13 (بولے ہم پوجیں گے اسے جو خدا ہے آپ کا اور آپ کے والدوں ابراہیم واسماعیل واسحاق کا ایک خدا اور ہم اس کے حضور گردن رکھتے ہیں) کی تعلیمات و عمل سے تھامے رکھے ہوئے تھے مثلاً قس بن ساعدہ، زید بن عمرو بن نفیل، قیس بن عاصم تمیمی، صفوان بن اُمیہ کنانی اور زہیر بن ابی سلمیٰ (شاعر) عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر اُٹھائے جانے اور بعثتِ نبوی ﷺ تک (تقریباً 610 سال) لوگ اس سبب کی وجہ سے شرک میں گرفتار ہوئے۔

## 3.3 جہالت

عِلم کا نہ ہونا یا کسی شئے کی حقیقت کا نہ جاننا، جہالت کہلاتا ہے۔ اس کی مثال اللہ عزوجل نے اپنی لاریب کتاب میں ابراہیم و نمرود کے مکالمے میں نمرود کی جہالت کی صورت میں بیان فرمائی ہے ربُ العالمین فرماتا ہے:" فَلَمَّا رَأَى الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هَذَا رَبِّي فَلَمَّا أَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَمْ يَهْدِنِي رَبِّي لَأَكُونَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّالِّينَ، فَلَمَّا رَأَى الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هَذَا رَبِّي هَذَا أَكْبَرُ فَلَمَّا أَفَلَتْ قَالَ يَا قَوْمِ إِنِّي بَرِيءٌ مِمَّا تُشْرِكُونَ"14 (پھر ان پر جب رات کا اندھیرا آیا ایک تارا دیکھا، بولے میرا رب اسے ٹھہراتے ہو، پھر جب ڈوب گیا بولے مجھے خوش نہیں آتے ڈوبتے والے۔ پھر جب چاند چمکتا دیکھ بولے اسے میرا بتاتے ہو پھر جب ڈوب گیا کہا اگر مجھے میرا رب ہدایت نہ کرتا تو میں بھی انہیں گمراہوں میں ہوتا جب سورج جگمگاتا دیکھا بولے اسے میرا رب کہتے ہو یہ تو ان سب سے بڑا ہے پھر جب ڈوب گیا کہا اے قوم میں بیزار ہوں ان چیزوں سے جنہیں تم شریک ٹھہراتے ہو) اس مکالمے میں ابراہیم علیہ السلام نے خدائے وحدہ لاشریک کی توحید کی معرفت سمجھانے کے لیے غیر اللہ پر ربّ کا اطلاق فرمایا، کیونکہ جس شئے کو زوال یا فنا ہو وہ خدا نہیں ہو سکتا۔ مگر وہ اپنی جہالت کے سبب شرک پر قائم رہے۔ اسی طرح آریہ و منگول مذاہب بھی جہالت کی بنا پر شرک کے عقائد پر مشتمل ہیں۔

## 3.4 علم ناقص

کسی شے کے متعلق وہ علم جو اس شئے کا کماحقہ احاطہ نہ کرے علم ناقص کہلاتا ہے۔ مثلاً زندگی کے ارتقاء کے متعلق ڈارون کا نظریہ، معیشت پر کمیونزم اور اشتراکیت کے نظریات۔ مذہب کی رُو سے نظریہ حلول۔ اس ناقص علمی کی وجہ سے بھی شرک کے نظریات واعتقادات کو تقویت ملی۔

## 3.5 مماثل تعلیمات

مذاہب کے درمیان ملتی جُلتی تعلیمات اور ایک جیسے نتائج کی حامل اصطلاحات نے بھی شرک کو تقویت دی۔ مثلاً اخلاقی

تعلیم کا ہر مذہب ہی علمبردار ہے جو شرک سے نکلنے کا ایک مضبوط جال ہے جو دوسرے مذاہب کے پیروکاروں کو شرک سے نکلنے میں روکاٹ بنتا ہے۔ اسی طرح تزکیہ نفس اور نروان تقریباً ہم معنی اصلاحات ہیں اس کے علاوہ احکام عشرہ دین اسلام اور بدھ دھرم دونوں میں ایک ہی نام سے مذہبی اصطلاحات ہیں اگرچہ تعلیمات میں زمین آسمان کا فرق ہے۔

### 3.6 غُلو

شرک کے اسباب میں ایک سبب غُلو (کسی شئے کے مقام و مرتبے میں ناحق زیادتی) بھی ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا:"يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ إِنَّمَا الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللَّهِ "15 (اے کتاب والو! اپنے دین میں نہ کرو اور اللہ پر نہ کہو مگر سچ مسیح عیسیٰ مریم کا بیٹا، اللہ کا رسول ہی ہے) دوسری جگہ ارشاد فرمایا:"قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوا أَهْوَاءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوا مِنْ قَبْلُ وَأَضَلُّوا كَثِيرًا وَضَلُّوا عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ "16(تم فرماؤ اے کتاب والو! اپنے دین میں ناحق زیادتی نہ کرو، اور ایسے لوگوں کی خواہش پر نہ چلو جو پہلے گمراہ ہو چکے ہیں اور بہتیروں کو گمراہ کیا اور سیدھی راہ سے بہک گئے)۔ یہود و نصاریٰ نے اللہ عزوجل کے اس حکم کو پسِ پشت ڈال دیا جس کی وجہ سے وہ شرک میں مبتلا ہو گئے۔[17]

## 4 معاصر تطبیقات میں راہ اعتدال

عصرِ حاضر کے مومنین اور مشرکین کے درمیان ظاہری طور پر رسل و اولیاء کا توسل، استمداد، زیارات قبور، عروس وغیرہ ایک جیسے اعمال ہیں لیکن حقیقت میں عقائد کے اختلاف کی وجہ سے دونوں میں زمین آسمان کا فرق اور فاصلہ مغرب اور مشرق کا ہے۔ اس کی وضاحت انشاء اللہ آنے والی سطور میں آرہی ہے۔ ذات باری تعالیٰ کی شان اور اس کے مقام کے لائق جو خاص صفات و افعال ہیں انہیں کسی مخلوق کے لئے ثابت کرنا شرک ہے لیکن بعض اوقات صفاتِ الٰہیہ اور صفاتِ عبدیہ میں اشتراک ہوتا ہے اس لئے وہ صفات و افعال جو رب تعالیٰ کا خاصہ نہیں اور باری تعالیٰ نے انہیں اپنے فضل اور اِذن سے اپنے برگزیدہ بندوں کو عطا فرما کر احسان فرمایا مثلاً: الشفاعة،علم الغيب، الهداية، الضلالة، العزّة،الروف الرحيم،الحق المبين، النور، الشهيد، الكريم، العظيم، الخبير، الشكور، العليم، المعلم و العلّام، الولّي و المولي، العفو، المومن، المهيمن، المبشر، الفتاح، الاول و الاخر، القوي، المحمود، المزكي، السميع، البصير. ایسی صفات و افعال سے متصف کرنا شرک نہیں۔

### 4.1 اشتراکِ وصفی: الهداية کی مثال

"إنك لا تهدي من أحببت و لكن الله يهدي من يشاء، وهو أعلم بالمهتدين" [18](حقیقت یہ ہے کہ جسے آپ چاہتے ہیں اسے صاحبِ ہدایت آپ خود نہیں بناتے بلکہ جسے اللہ چاہتا ہے صاحب ہدایت بنا دیتا ہے اور وہ راہِ ہدایت کہ پہچان

رکھنے ولوں سے خوب واقف ہے)۔دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے اپنی اور رسول کی ہدایت کو ایک ہی آیت میں ثابت کیا:"و كذلك أوحينا أليك روحاً من أمرنا ما كنتَ تدري ما الكتاب ولا الايمان و لكن نهدي من نشاءُ من عبادنا و إنك لتهدي إلي صراط مستقيم"19(سو اسی طرح ہم نے آپ کی طرف اپنے حکم سے روح کی وحی فرمائی، اور آپ نہ یہ جانتے تھے کہ کتاب کیا ہے اور نہ ایمان، مگر ہم نے اسے نور بنا دیا۔ہم اس کے ذریعے اپنے بندوں میں سے جسے چاہتے ہیں ہدایت سے نوازتے ہیں اور بے شک آپ ہی صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت عطا فرماتے ہیں)۔

### 4.2 علم الغیب کی مثال

"قل لا يعلم من في السماوات و الارض الغيب إلا الله و ما يشعرون أيان يُبعثون"20(فرما دیجیے کہ جو لوگ آسمانوں اور زمینوں میں ہیں غیب کا علم نہیں رکھتے سوائے اللہ ک اور نہ ہی وہ یہ خبر رکھتے ہیں کہ وہ کب اُٹھائے جائیں گے)لیکن اللہ تعالیٰ غیب اپنے رسولوں کو بھی عطا فرماتا ہے:"و ما كان الله ليطلعكم علي الغيب و لكن يجتبي من رسله من يشاء فامنوا بالله و رسله و إن تومنوا و تتقوا فلكم أجرٌ عظيم"21(اور اللہ کی یہ شان نہیں کہ تمہیں غیب پر مطلع فرما دے لیکن اللہ اپنے رسولوں سے جسے چاہے(غیب کے علم کے لئے)چن لیتا ہے، سو تم اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور اگر تم ایمان لے آؤ اور تقویٰ اختیار کرو تو تمہارے لئے بڑا ثواب ہے)دوسرے مقام پر فرمایا:"علم الغيب فلا يظهر غيبه أحد إلا من ارتضي من رسولٍ فإنه يسلكُ من بين يديه و من خلفه رصدًا"22(غیب کا جاننے والا ہے، پس وہ اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں فرماتا۔سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے(انہیں ہی مطلع علی الغیب کرتا ہے کیونکہ یہ خاصہ نبوت اور معجزہ رسالت ہے)تو بے شک وہ اس کے آگے اور پیچھے نگہبان مقرر فرما دیتا ہے)۔

## 5 اشتراکِ فعلی

### 5.1 خلقیت کی مثال

خالقِ حقیقی اللہ رب العزت کی ذات ہے فرمایا"فإذا سويته و نفختُ فيه من روحي فقعوا له ساجدينَ"23(پھر جب میں اس کی تشکیل کو کامل طور پر درست حالت میں لاچکوں اور اس پیکر میں اپنی روح پھونک دوں تو تم اس کے لیے سجدہ میں گر پڑنا)۔خلق کی ان تمام صفات کی نسبت ایک مقام پر حضرت عیسیٰ نے اپنی طرف کی، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:"و رسولاً إلي بني إسرائيل إنّي قد جئتكم باية من ربّكم أنّي أخلق لكم من الطين كهيئة الطير فأنفخ فيه فيكون طيرًا بإذن الله"24(اور بنی اسرائیل کی طرف رسول ہو گا کہ بے شک میں تمہارے پاس رب کی جانب سے ایک نشانی لے کر آیا ہوں میں تمہارے لئے مٹی سے

پرندے کی شکل جیسا بناتا ہوں پھر میں اس میں پھونک مارتا ہوں سو وہ اللہ کے حکم سے فوراً اُڑنے والا پرندہ ہو جاتا ہے)۔

## 5.2 موت کی مثال

"اللہ يتوفي الانفسُ حين موتها"25(اللہ جانوں کو اُن کی موت کے وقت قبض کرتا ہے)"قل يتوفكم ملك الموت اللذي وكّل بكم ثُمّ إلي ربّكم تُرجعون"26(آپ فرمادیں کہ موت کا فرشتہ جو تم پر مقرر کیا گیا ہے تمہاری روح قبض کرتا ہے پھر تم اپنے رب کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔)

## 5.3 صفاتِ مشترکہ کی حقیقت

درج ذیل توضیحات میں مضمر ہے:

اول: ان صفات کا معنی و اطلاق اللہ تعالیٰ کے لئے اِس کی شان خالقیت و مالکیت کے مطابق بیان ہوا ہے اور مخلوق کے لئے اس کی شان مخلوقیت و محبوبیت کے مطابق۔

دوم: یہ صفات اللہ تعالیٰ کے لئے ذاتی حیثیت سے بیان ہوئیں ہیں اور مخلوق کے لئے عطائی حیثیت سے۔

سوم: یہ صفات اللہ تعالیٰ کے لئے حقیقی معنی میں بیان ہوئی ہیں اور حضور ﷺ کے لئے اور دیگر معزز و مقرب مخلوق کے لئے مجازی معنی میں۔ مُدعا: ایسے اشتراک سے کبھی بھی شرک لازم نہیں آتا بلکہ ان کی صحیح توجیہہ اور تطبیق کرنی چاہیے۔

## 5.4 صفات کے اشتراک کے متعلق مؤقف علامہ ابن تیمیہؒ

علامہ ابن تیمیہ فرماتے ہیں:

(اللہ تعالیٰ نے اپنا نام رکھا ہے حیی (ہمیشہ زندہ رہنے والا) فرمانِ باری تعالیٰ ہے: اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہمیشہ زندہ رہنے والا سب کو قائم رکھنے والا۔ اس نے اپنے بعض بندوں کو بھی حیی (زندہ) فرمایا ہے۔27 ارشاد فرمایا: اور زندہ کو مُردہ کو زندہ سے کون نکالتا ہے۔28 یہ دونوں اس زندہ کی طرح تو نہیں ہو سکتا کیونکہ الحیی خاص اللہ تعالیٰ کا نام ہے اور اس فرمان یخرج الحي من المیت خاص مخلوق کا نام ہے۔ یہ دونوں نام جب تخصیص سے خالی کر کے مطلقاً بولے جائیں تو متفق ہیں مگر خارج میں تو مطلق پایا نہیں جاتا البتہ عقل مطلق سے دونوں ناموں میں ایک قدر مشترک سمجھتی ہے اور تخصیص کرتے وقت کچھ ایسی قیود لگائی جائیں گی جن کی بنا پر خالق مخلوق سے ممتاز ہو اور مخلوق خالق سے اور ایسی قیدیں اللہ تعالیٰ کے تمام ناموں اور صفتوں میں لگانا ضروری ہیں تاکہ اسم مشترک بولتے وقت خصوصیات و اضافیات معلوم ہوں۔ جو خالق و مخلوق کی خصوصیات کو گڑمڈ نہ ہونے دیں)۔

رؤف الرحيم:و سني نفسه بالرءوف الرحيم, فقال:(إنّ الله بالناس لروف رحيمٌ) 29 و

سمي بعض عباده بالرءوف الرحيم, فقال:(لقد جاءكم رسولٌ من إنفسكم عزيزٌ عليه ما عنتم حريصٌ عليكم بالمومنين رءوف الرحيم)30وليس الرءوف كالرءوف,ولاالرحيم كالرحيم"

اور اس نے اپنانام "الروف الرحیم رکھا" فرمایا:(بے شک اللہ لوگوں پر بڑی شفقت فرمانے والا مہربان ہے) اور اِس نے اپنے بعض بندوں کا نام روف رحیم رکھا، فرمایا:(بے شک تمہارے پس تم میں سے رسول ﷺ تشریف لائے تمہارا تکلیف و مشقت میں پڑنا ان پر سخت گراں ہے۔اے لوگو!وہ تمہارے لئے بڑے آرزو مند رہتے ہیں مومنوں کے لئے نہایت شفیق بے رحم فرمانے والے ہیں حالانکہ ایک روف دوسرے روف کی طرح نہیں، نہ ایک رحیم دوسرے رحیم کی مانند۔

الارادة:و كذلك وصف نفسه بالارادة و وصف عبده بالارادة, فقال:(تريدون غرض الدُنيا و الله يُريدُ الاخرةَ و الله عزيزٌ حكيمٌ)31"

یونہی اللہ تعالیٰ نے اپنی صفت بیان فرمائی:ارادہ کرنا۔اور بندے کی صفت بھی ارادہ کرنا فرمایا تم لوگ دُنیا کا مال واسباب چاہتے ہو اور اللہ آخرت کی بھلائی چاہتا ہے اور اللہ خوب غالب حکمت والا ہے "32

## 6 آیت وسیلہ اور آیات ذکر ان بضمیر واحد کے متعلق اقوالِ مفسرین

### 6.1 الف

**آیت وسیلہ** کے متعلق ابو اللیث السمرقندیؒ فرماتے ہیں:

"وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ يعني اطلبوا القرابة والفضيلة بالأعمال الصالحة وَجاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ يعني في طاعته"[33]

اس کی طرف وسیلہ تلاش کرنا یعنی نیک اعمال کے ذریعے قربت چاہنا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا یعنی اس کی اطاعت کرنا۔

مجد الدین فیروزآبادیؒ فرماتے ہیں:

"يَا أَيُّهَا الَّذين آمَنُواْ: بِمُحَمد وَالْقُرْآن، اتَّقوا الله: فِيمَا أَمركُم،وابتغوا إِلَيهِ الْوَسِيلَة: الدرجَة الرفيعة "[34]

(اے ایمان والو: ایمان محمد ﷺ اور قرآن پر، خدا سے ڈرو، جس کا وہ تمہیں حکم دیتا ہے اور اس کی طرف وسیلہ تلاش کرو: درجات کی بلندی کا)۔

علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں:

"يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ) الْوَسِيلَةُ هِيَ الْقُرْبَةُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ وَالْحَسَنِ وَمُجَاهِدٍ وَقَتَادَةَ وَعَطَاءٍ وَالسُّدِّيِّ وَابْنِ زَيْدٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ"35

(اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور وسیلہ تلاش کرو: وسیلہ وہ قربت ابی وائل، الحسن بصریؒ، مجاہدؒ، قتادہؒ، عطاءؒ، سدیؒ، ابن زیدؒ اور عبد اللہ بن کثیر سے یہی مروی ہے۔

### 6.2 ب

آیت ضمیرِ واحد کے متعلق علامہ ابن جریر طبریؒ فرماتے ہیں:

"والله ورسوله أحق أن يرضوه)بالتوبة والإنابة(إن كانوا مؤمنين)يقول:إن كانوا مصدِّقين بتوحيد الله، مقرِّين بوعده ووعيده "36

(اللہ اور اس کا رسول زیادہ مستحق ہیں کہ اُس کو راضی کیا جائے توبہ اور رجوع کے ساتھ، اگر وہ مومن ہیں۔ فرمایا: اگر وہ خدا کی وحدانیت پر ایمان رکھتے ہیں، اس کے وعدے اور دھمکی کو پہچانتے ہیں)۔

علامہ بغویؒ فرماتے ہیں:

"وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَقُّ أَنْ يُرْضُوه،ولم يقل يرضوهما،لأن رضى الرسول داخل في رضى الله عزّوجلّ "37

(اور خدا اور اس کا رسول اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ وہ اسے راضی کریں اور اس نے یہ نہیں فرمایا کہ انہیں راضی کرو کیونکہ رسول کی خوشنودی خدائے بزرگ و برتر کی رضا میں شامل ہے)

علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں:

"وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَقُّ أَنْ يُرْضُوهُ" وَلَمْ يَقُلْ: يُرْضُوهُمَا لِأَنَّ رِضَا الرَّسُولِ دَاخِلٌ فِي رضا الله عزوجل "38

(اور خدا اور اس کا رسول اس بات کے زیادہ مستحق ہیں کہ وہ اسے راضی کریں کیونکہ رسول اللہ کی رضا اللہ کی رضا ہے)

علامہ مظہریؒ فرماتے ہیں:

"وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَقُّ أَنْ يُرْضُوهُ بالطاعة والإخلاص والضمير راجع الى الله تعالى لان إرضاء الله تعالى لا يتحقق بالايمان الكاذبة بل بالطاعة والإخلاص فالتقدير والله أحق ان يرضوه والرسول كذلك وقيل الضمير راجع الى كل منهما وانما وحد الضمير لانه لا تفاوت بين رضاء الله ورضاء رسوله فكانهما فى حكم شىء واحد وقيل الضمير راجع الى الرسول صلى الله عليه وسلم لان الكلام فى إيذاء الرسول وارضائه إِنْ كانُوا مُؤْمِنِين"[39]

(اور خدا اور اس کا رسول اس بات کے زیادہ مستحق ہیں کہ وہ اطاعت اور اخلاص کے ساتھ اس کو راضی کریں

اور ضمیر سے مراد خدا تعالیٰ ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کی خوشنودی باطل ایمان سے نہیں ہوتی بلکہ اطاعت اور اخلاص سے حاصل ہوتی ہے۔ اللہ زیادہ حقدار ہے رضا کا اسی طرح اُس کا رسول ﷺ اور کہا گیا ضمیر واحد دونوں کی طرف راجع ہے کیونکہ اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی رضا میں فرق نہیں، حکم میں دونوں میں ایک ہیں۔ اور کہا گیا ضمیر سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، کیونکہ کلام رسول کو نقصان پہنچانے اور اسے خوش کرنے کے بارے میں ہے۔ اگر وہ مومن ہیں)۔

## 7 اُمت (اجابت) محمدیہ ﷺ سے نفیِ شرک

بنی اسرائیل کے شرک کا ذکر "ثم اتّخذتم العجل"[40] (پھر تم نے بچھڑے کی پوجا شروع کر دی) فرما کر، اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر انتہائی رحمت و شفقت کرتے ہوئے "ثم عفونا عنكم من بعد ذلك"[41] (پھر اس کے بعد ہم نے تمہیں معافی دی) کے الفاظ سے کلام فرمایا۔ حالانکہ شرک سے متعلق نصِ قرآنی: "إن الله لا يغفر أن يشرك به و يغفر ما دون ذلك لمن يشاء"[42] (اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کا کوئی شریک ٹھہرایا جائے اور اس سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرما دیتا ہے) ایک اور جگہ ارشاد ہوا: "إن الله لا يغفر أن يشرك به و يغفر ما دون ذلك لمن يشاء"[43] (اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کا کوئی شریک ٹھہرایا جائے اور اس سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرمادیتا ہے) یہ کلام اللہ تعالیٰ کے انتہائی رحیم ہونے پر دال ہے اس تناظر (شرکِ بنی اسرائیل سے درگزر) میں ربِّ موسیٰؑ و ہارونؑ کی ذات کو افضل الانبیاء، امام الانبیاء، خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ اور افضل الاُمت اُمت محمدیہ پر زیادہ[44] رحیم و شفیق ہونا چاہیے، اس رحمت و شفقت کا اظہار اُمت محمدیہ سے نفیِ شرک کی صورت میں، کلام اللہ عزوجل، حدیث رسول ﷺ اور قولِ صحابہ سے ہوتا ہے۔

### 7.1 وحی متلو (قرآن)

#### 7.1.1 وسیلے کا حکم

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ"[45]

(اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو اور اس کی راہ میں جہاد کرو، اس اُمید پر کہ فلاح پاؤ) وسیلہ کا لفظ ایمان، جمیع اعمالِ صالحہ اور متعلقاتِ ایمان و اعمال کو متضمن ہے۔

#### 7.1.2 ضمیر واحد کے ساتھ اپنا اور رسول اللہ ﷺ کا ذکر

اللہ عزوجل نے اپنی اور اپنے حبیب ﷺ کی ذات کو واحد کی ضمیر کے ساتھ ذکر فرمایا: "وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَقُّ أَنْ يُرْضُوهُ إِنْ كَانُوا مُؤْمِنِينَ "[46] (اللہ اور رسول کا حق زائد ہے کہ اسے راضی رکھتے اگر ایمان رکھتے تھے) دوسرا ارشادِ مبارک: "أغْنَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مِنْ فَضْلِهِ "[47] (اللہ اور رسول نے اُنھیں اپنے فضل سے غنی کر دیا) اور متعدد جگہ پر دونوں ذاتوں (اللہ اور رسول اللہ) کے لیے ضمیر واحد استعمال ہوئی ہے۔

## 7.2 وحی غیر متلو (حدیث)

"وَاللهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي، وَلَكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا" [48]

(اللہ کی قسم میرے بعد مجھے اُمت کا شرک میں پڑنے کا خوف نہیں لیکن یہ خوف ہے کہ تم آپس میں جھگڑ کر ہلاک ہو جاؤ)

امام بخاریؒ نے اس حدیث کو بخاری شریف میں پانچ (05) مختلف مقامات پر ذکر کیا ہے۔

دوسرا ارشاد: "إِنِّي لَسْتُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي، وَلَكِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا"[49]

(اللہ کی قسم مجھے تمہارا شرک میں پڑنے کا ہرگز خوف نہیں، لیکن مجھے تمہارا دُنیا پرستی، آپس میں لڑنے کر ہلاک ہونے کا خوف ہے)۔

## 7.3 قول صحابہ

حضور ﷺ کے وصال کے موقع پر ابو بکر صدیق نے فرمایا: "اما بعد، تم میں سے جو شخص محمد ﷺ کی پوجا کرتا ہے تو وہ جان لے کہ محمد ﷺ کی وفات ہو چکی ہے اور تم میں سے جو شخص اللہ عزوجل کی عبادت کرتا ہے تو یقیناً اللہ ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے"[50] اس اغلب رحمت کا ثبوت قرآن کریم کے ارشادات: "كتب علي نفسه الرحمة"[51] (اُس نے اپنے کرم کے ذمہ پر رحمت لکھ لی ہے) دوسرا ارشاد: "فقل سلمٌ عليكم كتب ربُّكم علي نفسه الرّحمة"[52] (آپ فرمادیں، تم پر سلام تمہارے رب نے اپنے ذمہ کرم پر رحمت لازم کرلی ہے) سے ہوتا ہے۔ حکم وحی اور سبیل المومنین کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا"[53] (اور جو رسول ﷺ کے خلاف کرے بعد اس کے کہ حق راستہ اس پر کھل چکا اور مسلمانوں کی راہ سے جُدا راہ چلے ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اُسے دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی بُری جگہ پلٹنے کی)۔ یہ وہ جو مجھ (ربِّ جلیل کے عبدِ ذلیل) پر ظاہر ہوا۔

## 8 خُلاصہ

توحید اور شرک دونوں میں بُعد المشرقین ہے۔ توحید ایک سمت میں ہے تو شرک اس کی دوسری سمت میں ہے۔ اگر کوئی توحید کی مخالف سمت میں جائے گا تبھی وہ شرک کا مرتکب ہوگا۔ یہ بڑا اہم نکتہ ہے کہ کسی چیز کو شرک کا نام دینے سے پہلے یہ تعیّن کرنا لازمی ہے کہ توحید کے کس شِق یا قسم (ذاتی، صفاتی)، ضابطے اور درجے کی نفی ہوتی ہے۔ بد قسمتی سے بعض عُلماء (جو مخلوق کے لیے علم غیب کے قائل نہیں) شریعت کا یہ بنیادی تقاضا سمجھے بغیر، اسلاف (خاتم النبیین ﷺ اور صحابہ اکرام وفقہائے خیر ون القرون) کے طریق استنباطِ احکام سے ہٹ کر، بے دریغ شرک کا فتویٰ صادر کرتے رہتے ہیں اور اپنی فتویٰ بازی سے لوگوں کو مشرک کہنے سے ذرہ بھر نہیں ہچکچاتے۔ حالانکہ شرک کا تعلق باطنِ انسانی سے ہے اور وہ کسی باطن پر کیسے مطلع ہو گئے؟ وہ ایک طرح سے توحید پر اجارہ داری قائم کر لیتے ہیں۔ وہ نہیں جانتے کہ شرک کوئی عمومی نہیں بلکہ خصوصی تصور ہے۔ شرک محض گناہ، بدعقیدگی اور غلط بات نہیں بلکہ کفر کا ارتکاب ہے۔ حتیٰ کہ بدعت کو بھی شرک کے زمرے میں نہیں رکھا جا سکتا۔ اگر کوئی چیز حرام ہے تب بھی آپ اسے شرک نہیں کہہ سکتے۔ شرک ہونے کے لئے لازم ہے کہ وہ صریحاً عقیدہ توحید کی نفی ہو۔ شرک کا مرتکب محض حرام وناجائز کا مرتکب نہیں ہوتا بلکہ یکسر ایمان سے خارج اور کافر ہو جاتا ہے۔ شرک کا معاملہ انتہائی گھمبیر اور پیچیدہ ہے۔ اسے کبھی عمومی اور معمولی انداز سے نہیں لینا چاہیے۔[54]

## حوالہ جات وحواشی

[1] القرآن 13:31

Al-Qu'rān 13:31

[2] ایضاً 48:04

Al-Qu'rān 04:48

[3] ایضاً 30:02

Al-Qu'rān 02:30

[4] ایضاً

Ibid

[5] مجد الدين أبو طاهر محمد بن يعقوب الفيروزآبادى (المتوفى: 817هـ)، القاموس المحيط، تحقيق: مكتب تحقيق التراث في مؤسسة الرسالة الناشر: مؤسسة الرسالة للطباعة والنشر والتوزيع، بيروت - لبنانالطبعة: الثامنة، 1426 هـ - 2005 م 1545/01

Majid al-Dīn Abū Tāhir Muhammad bin Yaqūb al-Firūzabādi (died: 817 AH), Al-Qāmūs al-Muhait, Research: maktab al-tuath fi muasasa al-risalah, Publisher:muasasa al-risalah lil-tabat wa al-tauzih, Beirut - Lebnān, Edition: 8th, 1426 AH - 2005 AD 01/1545.

[6] امام راغب اصفہانیؒ، المفردات، الناشر: فصلت للدراسات والترجمة والنشر – حلب الطبعة: الأولى، 1422 هـ - 2001 م ص172۔

Rāghib, Asfahānī, mufarridāt, al-nāshir: fasalat lil dirasāt wa al-tarjamah wa al-nasher, Halab, Edition: Al-Awal, 1422 AH - 2001 AD, p. 172.

[7] القرآن48:04

Al-Qu'rān 04:48

[8] مسئلہ تحکیم (حضرت علی اور معاویہ کے درمیان صلح کا معاملہ) کے موضوع پر حضرت علی سے اختلاف کرتے ہوئے، حضرت علی کے گروہ سے علیحدہ جماعت وجود میں آئی، جن کے خلاف جنگِ نہروان لڑی گئی۔

[9] البخاري،محمدبن اسماعیل، الجامع الصحیح،دارالحضارة للنشروالتوزیع،ریاض،2015ء،کتاب استتابه المرتدین والعماندین و قتالهم،باب قتل الخوراج،ج06،حدیث2539;ابن حجر عسقلانیؒ،تعلیق التعلیق، المطبعة الکبری الأمیریة بولاق، باب قتل الخوارج والملحدین،ج05،حدیث259۔

Al-Bukhārī, Muhammad bin Ismaīl, Al-Jāme'u Al-Sahih, dār al-hadarat lil-nasher wa al-Taūzee, Riyadh, 2015, kitāb Istaba al-Murtidin wal-Amandin wa Qtalahm ', bāb katalal khawarij, Vol. 06, Hadith 2539; ibn hajar asqalāni, taleeq al-taleeq, Al-Matababa Kubra Amiriyyah Bulaq, bāb katalal khawarijn wa al-mulhideen Vol. 05, Hadith 259.

[10] القرآن108:06

Al-Qu'rān 06:108

[11] القرآن197:07

Ibid 07:197

[12] ایضاً 39:03

Ibid 03:39

[13] ایضاً 133:02

Ibid 02:133

[14] ایضاً 78،77:06

Ibid 06:77,78

[15] ایضاً 171:04

Ibid 04:171

[16] ایضاً 77:05

Ibid 05:77

[17] ایضاً 30:09

Ibid 09:30

[18] ایضاً27،26:72

Ibid 72:26,27

[19] ایضاً 52:42

Ibid 42:52

[20] ایضاً 65:27۔

Ibid 27:65

[21] ایضاً 179:03

Ibid 03:179

[22]ایضاً 27،26:72

Ibid 72:26,27

ایضاً 29:15

Ibid 15:29

ایضاً 49:03

Ibid 03:49

ایضاً 42:39

Ibid 39:42

ایضاً 70:16

Ibid 16:70

[27]ایضاً 255:02

Ibid 02:255

[28]ایضاً

Ibid

[29]ایضاً 143:02۔

Ibid 02:143

[30]ایضاً 128:09

Ibid09:128

[31]ایضاً 67:08

Ibid 08:67

[32]ابو لیث السمرقندیؒ،نصر بن محمد،بحر العلوم،باب المائدہ آیت35الی 37،الموسوعة العربیہ العالیہ نیٹ،387/01

مجدد الدین فیروزآبادیؒ،محمد بن یعقوب،تنویر المقباس،باب 35،دارالکتب العلمیہ لبنان،93/01

Abū Laīth al-Samarkandī, Nasr bin Muhammad, Bahr al-Ulīm, bāb al-Maida, verse 35 to 37, Al-Musawat al-Arabiyyah al-Aliyyah Net, 01/387; Mujaddin al-Din Firozabadi, Muhammad bin Yaqīb, Tanwīr al-Maqbas, bāb 35, Dār al-Kitāb al-Ulamiya Lebnān, 01/93.

[35]قرطبیؒ ،محمد بن احمد بن ابی بکر،جامع لاحکام القرآن،باب سورة المائدہ،دار الکتب المصریہ،القاہرہ،159/06

Al-Qurtubī, Muhammad bin Ahmad bin Abi Bakr, Jami al-ahkām al-Qur'an, bāb Surah Al-Ma'idah, Dār al-Kutub al-Masriya, Cairo, 06/159.

[36]ابوجعفر طبریؒ،محمد بن جریر،تفسیر طبری،باب62،موسسة الرسالة،1420ھ،329/14

Abu Ja'far Tabari, Muhammad Bin Jarir, Tafsīr Tabari, bāb 62, Musaat al-Rasalāt, 1420 AH, 14/329.

[37]البغویؒ،الحسین بن مسعود،محی السنة،تفسیر بغوی،البقرہ آیت45تا49،احیاء التراث،بیروت،المطبع دوم،112/01

Al-Baghwī, Al-Husain bin Mas'ud, Muhi-Sunnah, Tafsīr Baghwi, Al-Baqarah Ayat 45 to 49, Ahyaya al-Tarath, Beirut, Al-Mutaba 2, 01/112.

[38]قرطبیؒ، تفسیر قرطبی، سورة البقرہ آیت45، 373/01

Al-Qurtubī, , Jami al-ahkām al-Qur'an, bāb Surah Al-Ma'idah, Dār al-Kutub al-Masriya, Cairo, 06/159.

[39] مظہریؒ، محمد ثناء اللہ، تفسیر مظہری، باب سورۃ البقرہ، آیت46، مکتبہ الرشدیۃ، پاکستان، 65/01

Mozahrī, Muhammad Sanaullah, Tafsīr Mozahri, bāb Surat al-Baqarah, verse 46, Maktaba al-Rashdiyyah, Pakistan, 01/65.

[40] القرآن51:02

Al-Qu'rān 02:51

[41] ایضاً 52:02

Ibid 02:52

[42] ایضاً 48:04

Ibid 04:48

[43] ایضاً 116:04

Ibid 04:116

[44] یہ زیادتی نفی شرک کا تقاضا کرتی ہے کیونکہ شرک سے بڑا گناہ کوئی نہیں اور در گزر شرک سے بڑا کوئی رحم نہیں۔ ظاہر سی بات ہے افضل اُمت پر افضل فضل ہونا چاہیے۔

[45] القرآن35:05

Al-Qu'rān 05:35

[46] ایضاً 62:09

Ibid 09:62

[47] ایضاً 74:09

Ibid 09:74

[48] البخاریؒ ،صحیح البخاری، باب الصلوۃ علی الشہید، 98/02؛ القشیریؒ، صحیح مسلم، باب اثبات حوض نبیناﷺ، 1795/04

Al-Bukhārī, Sahih Al-Bukhārī, bāb al-salat al-shahīd, 02/98; Sahih Muslim, bāb asbāt Huz Nabina, 04/1795.

[49] البخاریؒ، محمد بن اسماعیل ،صحیح البخاری، باب غزوہ احد، 94/05؛صحیح مسلم باب اثبات حوض نبینا ،1796/04 ؛ ابن مبارکؒ، عبداللہ بن مبارک، الزہد و ارقائق، باب توبۃ داود و ذکر الانبیاء، دارالعلمیہ بیروت، 174/01

Al-Bukhārī, Sahih Al-Bukhārī, bāb Ghazwah Uhud, 05/94; Sahih Muslim, bāb asbāt Huz Nabina, 04/1796; Ibn Mubarak, Abdullah Ibn Mubarak, Al-Zuhd wa arqāiq, bāb taubah Dawud wa zikre al-anmbiya, Dār al-Ulmiya Beirut, 01/174.

[50] صفی الرحمان مبارکپوریؒ، الرحیق المختوم، دارالکتب السفلیہ شیش محل روڈ، لاہور، مئی2000، ص632۔

Safī-ur-Rahmān Mubārakpuri, Al-Rahiq Al-Makhtūm, Dār-al-Kutab Al-Saflia Sheesh Mahal Road, Lahore, May 2000, p. 632.

[51] القرآن12:06

Al-Qu'rān 06:12

[52] ایضاً 54:06

Ibid 06:54

[53] ایضاً 115:04

Ibid 04:115

[54] طاہر القادری، ڈاکٹر، توحید اورشرک کی متقابل اقسام، منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور اکتوبر2006، ص51-52۔

Tahir-ul-Qadri, Dr., 'aqīdah taūhīd awr ishterāq sifāt, Minhaj-ul-Quran Printers, Lahore, October 2006, pp. 51,52.